السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مجھے جاد کرنے کا بہت شوق ہے، مگرماں اجازت نہیں دیتی۔ کیاماں یا باپ کی اجازت کے بغیر جہاد ہوجائے گا؟ اگران میں سے ایک مان جائے ایک نہ مانے توکیاپھر بھی جہاد ہوجائے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر نفیر عام یعنی فرض عین نہ ہوتوجہاد بالسیف کے لئے مسلم والدین کی اجازت ضروری ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص (سیدنا) جاہمہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور جہاد کی اجازت چاہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تمھارے والدین زندہ ہیں؟ (انھوں نے کہا: جی ہاں! توآپ نے فرمایا: تم ان (کی خدمت) میں جہاد کرو۔ (صحیح البخاری ج ا ص ۴۲۱ح ۳۰۰۴، صحیح مسلم: ۵/۲۵۴۹

(اس حدیث اور دیگر احادیث سے جمہور علماء نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ اگر والدین مسلمان ہوں توان کی اجازت کے بغیر جہاد کرنا جائز نہیں الایہ کہ جہاد فرض عین ہو اور نفیر عام کا حکم ہو۔ دیکھئے فتح الباری (ج ۶ ص ۱۴۰، ۱۴۱

خلاصہ یہ کہ والدین کی رضامندی ضروری ہے اس مسئلہ میں تفصیلی بحث ''الجہاد فی سبیل اللہ'' لعبداللہ بن احمد الدکتور (ج ا ص ۹۰۔ ۹۲) وغیرہ میں موجود ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص211

محدث فتویٰ